THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

میاں محمد بخش کی فکرِ اسلامی برصغیر کے تناظر میں

* فرحانہ مصطفیٰ پی ایچ ڈی سکالر ، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل)اسلام آباد، پاکستان

* ڈاکٹر عبد الرؤف اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد ، پاکستان

Abstract:

This research delves into the significant intellectual and spiritual contributions of Mian Muhammad Bakhsh, an influential Sufi poet whose character and body of work emerged amid the socio-political upheaval of his time. Against a backdrop of systemic decline marked by moral decay, religious narrow-mindedness, and economic stagnation, Bakhsh's poetry goes beyond mere aesthetic appeal to provide a vital framework for social and ethical reform. While the classical Sufi tradition, represented by figures like Sultan Bahu, mainly highlights the metaphysical connection between the soul and the Divine, Mian Muhammad Bakhsh stands out for his exceptional ability to connect mystical philosophy with the everyday struggles of ordinary people. By blending Islamic practices with universal humanitarian values, he responded to the pressing need for self-purification, equality, and social awakening. His work signifies a crucial evolutionary moment in Sufi literature, redirecting focus towards a practical spiritual guide aimed at fostering a peaceful and diverse society. Therefore, grasping his mastery is essential for anyone looking to understand the socio-political and moral reconstruction of the region during a time of profound historical change.

Key words: Significant intellectual ,Self-purification, Evolutionary, Fostering, Reconstruction

میاں محمد بخش ایک عظیم صوفی شاعر تھے ان کی شاعری میں قرآن حکیم کا عکس نظر آتا ہے شاعری کے ذریعے ہی آپ نے پنجاب کے عوام میں اخلاقی اقدار، روحانی شعور اور معاشرتی زندگی گزارنے کے قواعد وضوابط بتا کر افراد معاشرہ میں روحانی شعور پیدا کیا میاں محمد بخش کے زمانے میں برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی اور برطانوی استحکام کے ذریعے مقامی اقتدار کو ختم کرنے کی کوششیں کی جارہی تھیں اور معاشرہ شدید معاشی، سیاسی اور سماجی تبدیلیوں کا شکار ہو چکا تھا یہی وہ پس منظر ہے جس میں آپ کی شاہکار تخلیق نے برصغیر کی ادبی، فکری اور روحانی تاریخ میں انیسویں صدی میں اہم کردار ادا کیا اور برصغیر کا نظام حیات مکمل طور پر زوال پذیر ہو چکا تھا کیونکہ برطانوی تسلط قائم ہو چکا تھا، جس کی وجہ سے اقتدار کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ معاشرتی اقدار، معاشی رشتوں اور عوامی شعور بھی بحران سے گزر رہا تھا نوآبادیاتی انتظامیہ کے ذریعے سیاسی، معاشی، قانونی اور تعلیمی ایسے نظام متعارف کروائے گئے جس سے صرف محدود طبقہ کے لوگ فائدے اٹھا سکتے تھے۔ ایسے ماحول میں عوام کے لیے سیاسی راستے بھی مسدود کر دیے گئے تھے اس لیے ادب اور روحانیت ایک وقت میں مضبوط قوت کے طور پر نمایاں ہوئے۔ ان حالات میں میاں محمد بخش جیسی شخصیت سماجی شعور کی ترجمان بن گئی اور شاعری میں تصوف اور اخلاقیات سے بڑھ کر اپنے زمانے کی تمام محرومیوں کا تذکرہ کیا صوبہ پنجاب میں شاعری عوامی زبان میں معاشرے کی اصلاح

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

کا ایک مؤثر اور بہترین ذریعہ رہی ہے اس لیے آپ نے شاعری کے ذریعے اس زمانے کی سیاسی اور معاشی ناہمواری اور سماجی اضطراب کے تناظر میں سمجھنا ناگزیر قرار دیا۔میاں محمد بخش کا تعلق کشمیر سے تھا تو اس زمانے میں کشمیر کا خطہ شدید سیاسی جبر و استبداد، معاشی ناہمواری اور سماجی ابتری کا شکار تھا1849 ء میں پنجاب مکمل طور پر برطانوی سلطنت کے قبضے میں شامل ہو چکا تھا۔ 1857 ء کی جنگ آزادی کے بعد پنجاب اور کشمیر میں سکھوں کا مکمل قبضہ ہو چکا تھا مغلیہ حکومت کی سیاسی بالادستی ختم ہو گئی کشمیر پر درانیوں نے قبضہ کیا ہوا تھا مسلمان ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے تھے۔عیسائیت کی تبلیغ ہو رہی تھی، اس مقصد کے لیے مشنری سکول بھی کھول دیے گئے تا کہ مسلمان بچوں کو ذہنی طور پر غلام بنایا جا سکے۔ لڑکیوں کے لیے بھی سکول اور شفا خانے کھولے گئے جہاں مریضوں کو عیسائیت کی تعلیم دی جاتی تھی آپ نے اس دور میں ہونے والے مسلمانوں پر مظالم کی تصویر اس انداز میں کھینچی ہے کہ:

"ایک راجے نے آپ کے مرید کو نوکری سے نکال دیا تو آپ نے اس کو تنبیہ کی تھی 1857ء سے 1906 ء تک جتنی بھی آزادی کی تحریکیں چلیں انہوں نے انگریزوں کے مظالم برداشت کیے لیکن تمام طرح کی رکاوٹوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا میاں محمد بخش کے سامنے یہ سبھی طرح کے حالات تھے ان حالات میں آپ نے علم حق بلند کیا ، اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے ذریعے مسلمانوں میں بیداری پیدا کی بظاہر تو یہ سیف الملوک وغیرہ آپ کے قصے تھے لیکن ان میں شاعری مسلمانوں کی اخلاقی تربیت اور انہیں نئے عزم اور حوصلے اور حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنا تھا"[1]

الغرض آپ کے دور کا نوآبادیاتی نظام دراصل مفادات کے تابع تھا۔شہری علاقوں میں تعلیم کی سہولتیں میسر تھیں لیکن دیہاتی اور سرحدی علاقوں میں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ لوگ ذرائع کو ترجیح دینے لگے، غربت عام تھی، مذہبی طبقات میں جدید تعلیم کو ناپسند کیا اور خواتین کی تعلیم پر بھی پابندیاں لگادی تھیں حکومت نے اپنے اداروں میں انگریزی اور اردو کو رائج کیا تھا عوامی زبانوں کی کوئی اہمیت نہ تھی اس لیے آپ نے عوامی زبان میں شاعری کی اور مسلمانوں کی اخلاقی تربیت پر بھی زور دیا آپ نے فرمایا کہ:

پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں

کدھ عشق بغیر نہ لبھے[2]

میاں محمد بخش کے زمانے میں ایسی معاشرتی برائیاں موجود تھیں جو اسلام سے پہلے زمانے میں بھی تھیں۔ رشوت ستانی، بدعنوانی، سماجی ناانصافی اور کرپشن کا بازار گرم تھا ایسا بے ضمیر نظام حق کے تابع ہونے کی بجائے دولت کے تابع ہو گیا تھا نمود و نمائش اور ریاکاری کو پسند کیا جاتا تھا۔ اخلاص کے

1. عصمت اللہ، زاہد، ڈاکٹر، **ادب سمندر** (لاہور: اے ون پبلشر 1989ء) ص 221

2. اقبال، محمد زاہد، **سیف الملوک** (لاہور: مکتبہ الفیصل س ن) ص 45

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

بغیر تو عبادت قبول نہیں ہوتی لیکن یہاں عبادات کو بھی دنیا کے دکھاوے کے لیے کیا جاتا تھا-مال وزر کی ہوس عام تھی، دولت کے لیے اخلاقیات کو بھی پس پشت

ڈال دیا گیا تھا ان حالات میں آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو سمجھایا کہ دنیا کی محبت تو فساد کی جڑ ہے انسان کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے اس اجتماعی ضمیر کو سسکتے ہوئے دیکھ کر شاعر نے خاموشی کو بھی ظلم کا حصہ قرار دیا-دنیا کی بے ثباتی کے متعلق سمجھایا کہ انسان کو آخرت میں تبھی مقام مل سکتاہے جب وہ اپنے اللہ کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی گزارے گا کیونکہ ایسے حالات میں آپ کو انسانیت کہیں دور کھائیوں میں گرتی ہوئی نظر آ رہی تھی لوگ ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے۔مذہب کو بھی سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جانے لگا، مذہبی طبقات کی الگ الگ شناختیں ہو گئیں ، انیسویں صدی میں جو مذہبی اور اصلاحی تحریکیں ابھریں ان کے درمیان بھی عوامی اور علمی مناظرے ہونے لگے، ایک دوسرے کے کفر کے فتوے دیے جاتے ، معاشرتی بائیکاٹ کیا جاتا، عقائد کی بنا پر ایک دوسرے کو برا سمجھا جانے لگا مذہبی کشیدگی عام ہونے لگی حتیٰ کہ صوفیاء کرام خود ایک دوسرے کو بدعتی کہا کرتے تھے حالانکہ اسلام نے رواداری کی تعلیم دی ہے۔پنجاب میں صوفیانہ اسلام صدیوں سے رواداری کی

علامت تھا،مگر انیسویں صدی کے سخت گیر رجحانات کے سبب صوفیوں کو بدعتی کہنے کا رجحان بڑھ گیا۔[1]

اس طرح ان حالات میں میاں محمد بخش نے مذہبی ریاکاری وظاہر پرستی اور فرقہ بندیوں کی شدید مخالفت کی ہے۔اس کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا کہ:

؎ فرقوں میں بٹ گئی دین کو کھو دیا
عشق بنا عبادت باقی ایک رسم ہی رہ گئی [2]

آخر کار بیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر پاک وہند میں آزادی کی بے شمار تحریکوں نے جنم لیا اس طرح زبردست سیاسی بھونچال آیا جس نے سرزمین یورپ کو لرزا کر رکھ دیا ہندوستان کی تمام اقوام انگریزوں سے آزادی کا مطالبہ کرنے پر تل گئیں ، یہ تھے وہ حالات اور پس منظر جس میں اللہ رب العزت نے حضرت میاں محمد بخش کو اس دنیا میں بھیجا اور انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا کی۔

حیات میاں محمد بخش

پنجابی زبان کے عظیم شاعر اور مشہور ومعروف کلاسیکی ادیب، ولی کامل میاں محمد بخش جموں وکشمیر کے علاقے میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے تھے۔

---

[1] . David Gill Martin , **empire and Islam Punjab and the making of Pakistan** , ,(University Of California press 1988) P,40-47

[2] ۔بیگ، محمد اسلم،ڈاکٹر، **فکر میاں محمد بخش**(لاہور:الفیصل ناشران س ن)ص132

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

"آپ کی ولادت 1830ء میں آزاد جموں کشمیر کے ضلع میرپور کے مشہور قصبہ کھڑی شریف کے علاقہ چک ٹھاکرا میں ہوئی،،آپ جموں کے رہائشی پسوال گجر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے یہ قبیلہ نقل مکانی کرکے گجرات کے ضلع میں چک بہرام اور پھر بعد میں میرپور کے ضلع میں آباد ہوا تھا" [1]

میاں محمد بخش ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد میاں شمس الدین انتہائی نیک اور صوفی بزرگ تھے-پیرے شاہ غازی کے سجادہ نشین تھے انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اور پھر سموال تشریف لے گئے جہاں انہوں نے حافظ غلام حسین سے تعلیم حاصل کی تھی
-

" یہاں وہ حدیث، فقہ اور دیگر مذہبی علوم سے بہرہ مند ہوئے ان کے اساتذہ میں خاص طور پر حافظ غلام حسین کا نام لیا جاتا ہے جنہوں نے ان کی دینی تربیت میں اہم کردار ادا کیا"[2]

آپ کے بھائی میاں بہاول بخش کو بھی شاعری سے بہت لگاؤ تھا آپ دونوں بھائی مولانا عبدالرحمن جامی کی زلیخا گایا کرتے تھے۔مشکور صابری کے مطابق
:

"اوہناں دوناں بھراواں نوں فرمائش کیتی کوئی چیز گاہ کے سناؤ تو دونوں نے زلیخا سنائی"[3]

اس کے بعد جب انہوں نے زلیخا سنالی، آپ کے دل سے دعا نکلی کہ جاؤ تم پر حقیقی اور باطنی دروازے کھول دیے گئے ہیں- ابتدائی تعلیم حافظ غلام حسین سے حاصل کرنے کے بعد آپ نے کشمیر کے جنگلوں میں شیخ احمد ولی سے فیض حاصل کرنے کے لیے بابا جنگو شاہ سہروردی مجذوب سے ملاقات کی جن کی بیعت میاں غلام محمد کلروڑی شریف سے کی تھی۔اس طرح آپ نے تصوف کے تمام سلسلوں سے بیعت کی۔ آپ کے خاندان میں بابا دین محمد سے ہی وراثت میں پیراشاہ غازی قلندر المعروف دمڑی والا سرکار سے بھی عقیدت وارادت تھی۔آپ کے
والد نے ان کو اپنا روحانی مرشد تسلیم کیا تھا۔میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی انتہائی پاکیزہ تھی، تزکیہ نفس اور ترک دنیا اور روحانی ترقی کی ایک بہترین مثال تھی۔آپ نے ساری زندگی جھونپڑا نما حجرہ میں گزاری تھی اور وہیں عبادت وریاضت کیا کرتے تھے۔آپ نے شادی نہیں کی تھی۔منشی قائم الدین نے لکھا ہے کہ:

ساری عمر نہ شادی کیتی سالک مرد خدائی
فرد مجرد رہے ہمیشہ حرص اے تھیں لاہی [4]

1- قادری، محبوب علی، فقیر، **سوانح میاں محمد بخش، ضمیمہ سیف الملوک**(لاہور:ادارہ فروغ ادب س ن)

2 - محمد دین، کلیم، **تذکرہ مشائخ قادریہ**(لاہور:مکتبہ نبویہ اگست 1975ء)ص228

3 -صابری، مشکور، مضمون:**میاں محمد بخش تے حیاتی بارے اک جھات**(ملتان: رسالہ وارث شاہ 1977ء)ص19

4 - قائم الدین، منشی، تقریر، **ہدایت المسلمین امت** (لاہور:س ن)ص106

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے شادی نہ کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ بچپن میں ان کی نسبت ایک خاندانی لڑکی سے طے ہوئی لیکن آپ کو گلھڑ کا مسئلہ ہو گیا جس کی وجہ سے آپ کی ظاہری شکل و صورت متاثر ہوئی یہ رشتہ ختم ہو گیا اور آپ کی منگیتر کا نکاح آپ کے بھائی سے ہو گیا جس دن یہ نکاح ہوا ایک عورت نے یہ جملہ بولا کہ یہ وہ لڑکا ہے جو کسو ہنا تھا جس کی وجہ سے اس کا رشتہ ٹوٹا آپ کو اس بات کی بہت زیادہ تکلیف ہوئی تھی اس لیے آپ نے باطنی خوبصورتی کو اپنا لیا اور دنیا سے کنارہ کش ہو گئے- میاں محمد بخش نے ہمیشہ غیر مسلموں اور مسلم کی تمیز نہیں کی، ہر ایک کی عزت کی، آپ بہت زیادہ مہمان نواز تھے ہر ایک کی بات کو غور سے سننے والے آپ رحمتہ اللہ علیہ سادات کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے انہیں دیکھ کر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اپنی نفسانی خواہشات کو کچل ڈالا تھا اور اپنے سر پر فقیری کا تاج سجا کر نفس امارہ کو مطیع بنالیا تھا-اللہ تعالیٰ نے

آپ پر علوم ظاہری اور علوم باطنی کے دروازے کھول دیے تھے فقہ، حدیث، منطق، نظم اور نثر پر آپ مکمل گرفت رکھتے تھے۔ میاں محمد بخش نے ساری زندگی کھدر کا لباس اور سر پر سفید پگڑی باندھی تھی - بچپن میں ہی آپ شاعرانہ ذوق رکھتے تھے اور شاعری کو ہی آپ نے عوام کی اصلاح کا ذریعہ بنایا-آپ نے اس زمانے کی رومانوی داستانوں کو اظہار کا ذریعہ بنایا جو عوام و خواص کے دلوں میں گھر کر چکے تھے کیوں کہ نثر سے نظم میں اظہار دو گنا، زیادہ مؤثر اور کارگر ہو سکتا ہے اس لیے آپ اپنے احباب کو خطوط بھی نظم کی صورت میں لکھتے تھے جس میں بے تکلفی ہوتی تھی، طبیعت میں جوش اور روانی بہت زیادہ تھی -فارسی، اردو، عربی، پنجابی میں بلا حیل و حجت نثر ہو یا نظم ید طولیٰ رکھتے تھے-ان کے اشعار گوہر آبدار کی طرح درخشاں دکھائی دیتے تھے اور ان کا ایک ایک حرف نشتر کی مانند ہوتا جن میں معنویت دریائے ناپیدا کنار لیے ہوئے تھی۔[1]

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا مقصد اللہ رب العزت کی اطاعت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کی پیروی کو بنایا تھا ان کی زندگی کا مقصد ہی یہ تھا آپ نے فرمایاکہ :

ے دوہیں جہانیں آسرا ایں عاجز داتوں

شرم سچے اس نام دا پاک محمد توں [2]

یعنی دونوں جہانوں میں میرے جیسے عاجز بندے کو تیرا ہی سہارا ہے اور اس سچے نام کی شرم ہے اے پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی ہیں۔ میاں محمد بخش کی تصانیف کافی زیادہ ہیں، ان میں مشہور و معروف سیف الملوک جو مثنویوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ تحفہ میراں، کرامات حضرت غوث الاعظم پر مشتمل نثری و شعری کتاب ہے-تحفہ رسولیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر مشتمل ایمان افروز کتاب ہے- ہدایت المسلمین عام مسلمانوں کے لیے اسلامی اور اخلاقی اشعار پر مبنی ہے۔ گلزار فقیر، نیرنگ عشق، سخی خواص خان، مرزا صاحباں، سہ حرفی، سسی پنوں، سوہنی مہینوال، قصہ شیخ صنعان ، نیرنگ شاہ منصور، تذکرہ مقیمی ، پنج گنج یہ ساری کتابیں حکمت و معرفت، عشق مجازی سے

---

1. محمد بخش، میاں، مترجم: میاں، ظفر مقبول، **سیف الملوک**(لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز س ن)ص986

2. محمد بخش، میاں، **سوہنی مہینوال**(لاہور: س ن)ص5

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

عشق حقیقی، روایتی قصہ سے روحانیت، لوک داستانیں، معروف عشقیہ داستان، توبہ و روحانی انقلاب ،وحدت الوجود، ہم عصر صوفیاء اور بزرگوں کا تذکرہ۔ مختلف سہ حرفیاں محبت الٰہی اور ترک دنیا کے موضوعات پر مشتمل ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کچھ ایسی تصانیف بھی ہیں جو زمانے کے ناساز گار حالات کی وجہ سے محفوظ نہیں رہ سکیں ۔ میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک 78 سال یا 80 سال کی عمر میں ہوا دونوں روایات ملتی ہیں۔ڈاکٹر محمد اقبال احمد نے لکھاہے کہ:

"1880ء میں بھائی میاں بہاول بخش کے انتقال کے بعد آپ نے دربار کی سربراہی سنبھالی اور تمام عمر کھڑی شریف میں گزار دی

21 جنوری 1960 ء کو

آپ کا وصال ہوا اور آپ کو مزار پیرے شاہ غازی کے احاطے میں دفن کیا گیا۔"[1]

مولوی فقیر محمد جہلمی نے آپ کی وفات کے متعلق لکھاہے کہ:

"حضرت میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ 21 جنوری کی رات دو بجے دار فناء سے دار بقاء کی طرف سدھار گئے بدھ کے روز ج سے ایک دن پہلے آپ کا جنازہ ہزاروں لوگوں کی معیت میں پڑھا گیا مقبرہ پیرا شاہ غازی کے دروازے کے باہر جنوبی طرف جہاں آپ نے قبر بنوا رکھی تھی صندوق مبارک دفن کیا گیا"[2]

عقائد وایمانیات

میاں محمد بخش نے مسلمانوں کی اصلاح اور ان کو بہترین معاشرتی زندگی گزارنے کے لیے ایمانیات،عبادات و اخلاقیات کی طرف متوجہ کیا آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعلیم بھی دی، آپ سچے مسلمان اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ کی شاعری میں قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات نظر آتی ہیں۔ناصحانہ انداز میں عوام کو حقوق اللہ کی طرف مائل کیا عقیدہ توحید و عقیدہ رسالت یعنی عقائد اسلام اور ارکان اسلام سمجھائے اور ان پر عمل کرنے کی بھی تلقین کی۔ قرآن، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اولیاء کرام، تابعین، تبع تابعین، خلفائے راشدین، اہل بیت اور عبادات معمولات کا تذکرہ بھی کیا آپ اس انداز سے شعر کہا کرتے تھے کہ ہر انسان سمجھتا تھا گویا یہ شاعری اسی کے لیے کی گئی ہے روحانیت کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کا درس بھی دیا، ایمان کو مومن کی قیمتی متاع قرار دیا کیونکہ

ہر مذہب نے ایمانیات کو سب سے پہلا درجہ دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ:

﴿لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ﴾[3]

---

1. محمد اقبال،ڈاکٹر،**میاں محمد بخش حیات فکر اور شاعری**(مظفر آباد:مطبوعہ یونیورسٹی آف آزاد جموں وکشمیر2015ء)ص70
2. **سراج الاخبار** (جہلم: 29 جنوری1907ء)ص4
3. البقرہ: 177

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ترجمہ: "نیکی صرف یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق اور مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور آسمانی کتابوں پر اور نبیوں پر"

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے ایمانیات کے بارے میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ عقیدہ توحید ہی ایمانیات کی اصل ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایاکہ:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ [1]

ترجمہ: "اور اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ"

قرآن حکیم کی بے شمار آیات عقیدہ توحید کی تلقین کرتی ہیں سورۃ اخلاص مکمل طور پر توحیدی صورت ہے۔ فلسفہ توحید کے مصنف لکھتے ہیں کہ:

"ہر الہامی مذہب اور دین کا بنیادی عقیدہ خدا کی ہستی پر ایمان ہے اور موجود خالق کا یقین ہے یہ عقیدہ ہر دین کی عمارت کی بنیادی اینٹ ہے اور آسمانی مذہب کا مرکزی نقطہ ہے اسی بنیاد پر مذہب کی عمارت قائم ہوئی ہے اور اسی نقطہ نظر سے دینی خطوط نکلتے ہیں"[2]

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے لوگوں کے دلوں میں عقیدہ توحید کو اپنی شاعری کے ذریعے راسخ کرنے کی کوشش کی کیونکہ وہ دنیاوالوں کو اللہ کے آگے جھکنا سکھانا چاہتے تھے تاکہ ان کی آخرت بھی بہترین ہو سکے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے انبیاء کی بعثت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی کہ اس کا مقصد یہ تھا ان کی اطاعت کی جائے کیونکہ اسلام میں تمام نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے کسی ایک کا بھی انکار کرنے سے انسان کفر کے درجے تک پہنچ جاتا ہے اور ان کی اطاعت اللہ ہی کے حکم سے کرنی چاہیے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

﴿مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ [3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان نامکمل ہے پیغمبر کی اطاعت آپنے قول و فعل کے ساتھ ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر اللہ کی محبت اور اطاعت نصیب نہیں ہو سکتی۔ خواجہ نصیر الدین دہلوی نے فرمایاکہ:

"متابعت پیغمبر ضروری ہے قولاً و فعلاً و اراداتاً اس لیے کہ محبت خدا بے متابعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہو سکتی"[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر انسان گمراہ ہو جاتا ہے اور غلط راستے پر چل پڑتا ہے دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز ہی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں آخری نبی بنا کر بھیجا ہے جس پر قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ صلی

---

[1] ۔النساء:36

[2] ۔ کرپالوی، طالب، حسین، مولانا، **فلسفہ توحید** (لاہور: جعفریہ دارالتبلیغ 1990ء) ص168

[3] ۔ النساء: 80

[4] ۔ مسیح اللہ ، **شریعت وتصوف** (لاہور: ادارہ تالیفات وشمس 2004ء) ص190

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اللہ علیہ وسلم بھی گواہ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یا آپ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا ہے کہ:

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ باجھ شریکوں

واشہد ان نبی محمد پیغمبر نزدیکوں

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے نبی ہیں اور انتہائی نزدیک ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے۔

جو کوئی تابعداری کرسی مقبول ہووے گا

جو منکر اس پاک جنابوں سو مقتول ہووے گا [1]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا ہی مقبول اور منظور نظر ہو گا منکر کافر ہو گا اور قتل ہو گا اس کی دنیاوی اور اخروی دونوں زندگیاں تباہ و برباد ہو جائیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ساتھ مشروط کر دیا ہے، فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم ہے کہ:

((ان رسول اللہ قال لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ والناس اجمعین)) [2]

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے اطاعت کے ساتھ ساتھ شفاعت کے عقیدے کو بھی بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس امت کے والی ہیں اور شفاعت کرنے والے ہیں۔

واہ کریم امت دا والی مہر شفاعت کردا

جبرائیل جیسے جس چاکر نبیاں دا سرکردا [3]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور جبرائیل جیسے اللہ کے مقرب فرشتے بھی آپ کے خادم ہیں، ہم گنہگار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے ذریعے ہی بخشے جائیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دنیا میں یتیم پیدا کیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی نے یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا آپ کی ہستی شفیع اور کریم ہستی ہے اللہ رب العزت آپ

---

1 ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک** مترجم: میاں ظفر مقبول (لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز س ن) ص975

2 ۔ قشیری، مسلم بن حجاج، **الصحیح المسلم**، کتاب الایمان، باب وجوب محبت الرسول (بیروت لبنان: دارالاحیاء التراث العربی، 875) ص67 رقم الحدیث94

3 . محمد بخش، میاں، **سیف الملوک** ص16

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا کریں گے اللہ تعالیٰ نے تو پوری کائنات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہی پیدا کیا تھا آپ کو آخری نبی بنا کر بھیجا گیا اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن حکیم بھی آخری الہامی کتاب ہونے کا شرف رکھتی ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے ۔سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کا ذکر میاں محمد بخش نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ:

احمد مرسل ختم نبیاں دو جگ دی جس شاہی صلی اللہ علیہ وسلم ہوگ حبیب الٰہی[1]

احمد مرسل اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ انہیں بادشاہی عطا کرے گا کروڑوں درود و سلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ کے حبیب ہیں میاں محمد بخش نے اپنی شاعری کے ذریعے عوام الناس کو اللہ کے حقوق اور حقوق العباد کی طرف مائل کیا روحانی اور

اخلاقی اصلاح کی، اللہ کی قربت پانے کے لیے اور معاشرتی زندگی کو بہتر زندگی بنانے کے لیے قرآن اور حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف مائل کیا

۔

شریعت اسلامیہ کی پیروی

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں شاعری کے ذریعے روحانی بیداری پیدا کی اور انہیں شریعت اسلامیہ کی طرف مائل کیا کیونکہ اس کے بغیر وہ نجات نہیں سمجھتے تھے اور اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رہنما اور قیامت تک کے لیے نبی بنا کر بھیجا ہے آپ بہترین اصلاحی اور اسلامی معاشرہ دیکھنے کے خواہاں تھے۔حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ:" مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ،[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرا بندہ فرض نمازیں ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں۔

---

[1] ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک**، ص662

2 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل ، امام **الصحیح البخاری**، کتاب الرقاق ، باب التواضع (بیروت: دارالعلوم الفکر 1981ء)ج 3، ص527

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

انسان جب نوافل کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے جو چیز بھی اللہ سے مانگتا ہے اللہ اسے عطا کر دیتا ہے اور اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے اسی لیے میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے دنیا اور اس کی ہر چیز کو حقارت کی نظر سے دیکھا ہے اور اس کی بے ثباتی عوام الناس کو سمجھائی ہے کہ اس میں بالکل دل نہ لگائیں کیونکہ ایک نہ ایک دن یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا سارا جہان ختم ہونے والا ہے کسی چیز نے بھی یا کسی انسان نے بھی ساتھ نہیں نبھانا کیونکہ ہر انسان یہاں پر مسافر کی حیثیت رکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ :

بے وفائی کم تساڈا اہر پال لوک وفائی

بے قدراں دی الفت مندی نیچاں دی شنائی

نیچاں دی آشنائی کولوں پھل کسے نہیں پایا

ککر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا [1]

ان اشعار میں میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو سچی محبت اور وفا کے متعلق بتایا ہے کہ وہ صرف اور صرف انسان اللہ ہی سے حاصل کر سکتا ہے اور تمام وفائیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس لیے دنیا کے دھوکے اس کی رنگینیوں اس کی چمک دمک سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے اگر ایسا ہو گیا تو روحانی سفر نامکمل ہو جائے گا۔ اس بے وفا دنیا سے ہر صورت میں بچنا چاہیے خدا شناسی اور باطنی ترقی کی طرف رجوع کرنا لازمی امر ہے آپ کا خیال تھا عقلمند لوگ دنیا سے دل نہیں لگاتے کیونکہ یہ ایک دائمی حقیقت ہے کہ جس نے اس دنیا میں آنا ہے اس نے اللہ کے پاس واپس بھی جانا ہے کیونکہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے آپ نے فرمایا کہ:

ننگیں پیریں گئے بدیسی خاک رلے سب مر کے

کھو کیہ مان محمد بخشار ہو نماناں ڈر کے [2]

فرمایا کیسے کیسے لوگ جو اس دنیا سے اگلی دنیا میں چلے گئے یعنی پردیس کی طرف اور مرنے کے بعد خاک میں مل چکے ہیں تو اے محمد اس دنیا کی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں اور نہ ہی اس پہ غرور اور تکبر کرنا چاہیے، عاجز اور بے بس ڈر ڈر کے اس زندگی کو گزارنا چاہیے۔ اسی لیے آپ نے شریعت اسلامیہ کی پیروی کی دعوت دی ہے۔ اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا اور نہ ہی ترک دنیا کی تعلیم دیتا ہے دنیا میں رہ کر اللہ کے قانون کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے دنیا ایک ناپائیدار حقیقت ہے اس سے دل نہیں لگانا چاہیے انسان کے دل سے دنیا کی محبت نکلنے کے بعد ہی خدا کی محبت دل میں جگہ بناتی ہے آپ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ:

[1] ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک** ص120

[2] ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک**، ص947

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

دانش منداں دا کم ناہیں دنیا تے دل لانا

اس ووہٹی لکھ خاوند کیتے جو کیتا سو کھانا [1]

ان اشعار میں آپ نے فرمایا کہ اس دنیا سے دل لگانا عقلمندوں کا کام بالکل نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسی دلہن ہے جو اپنے بہت سے خاوند کرتی ہے اور پھر خاوند بدلتی رہتی ہے اور اپنے خاوندوں کو خود ہی کھا جاتی ہے۔دنیا ایک حقیر چیز ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں دنیا کے پیچھے بھاگنے والوں کو مردار اور دنیا کے کتے قرار دیا گیا ہے-ترک دنیا کی تعلیم اسلام میں نہیں ہے بلکہ برائیوں کے خلاف جہاد کی تعلیم دیتا ہے اور حقوق العباد پر بھی زور دیا ہے دنیا کی عارضی زندگی کی تمام نعمتیں بھی عارضی ہیں دنیا کی زندگی ایک مسافر کی طرح گزارنی چاہیے لیکن ایسا کرنا ہم جیسے عام انسانوں کے لیے ممکن نہیں یہ وہی کر سکتے ہیں جن کو اللہ تعالی چنتا ہے اگر انسان دنیا کی بے ثباتی کو سمجھ لیتا ہے کہ اسے تو چند روز میں ہی ختم ہو جانا ہے تو انسان مغرور اور متکبر نہیں ہوتا عاجز بن کر زندگی گزارتا ہے،اس میں حرص، طمع و لالچ سب ختم ہو جاتا ہے یہی انسانیت ہے وہ محبت اور

اخلاص کو فروغ دیتا ہے دنیاوی دولت سے بے تعلق ہو جاتا ہے آپ کے نزدیک دراصل دنیا کی حقیقت یہ ہے اس سے محبت اور لگاؤ رکھنا طرح طرح کی مصیبتوں اور غموں دنیاوی الجھنوں میں پڑنے کا سبب ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے شریعت اسلامیہ پر چلنے کی تلقین کی ہے تاکہ دنیاوی اور اخروی زندگی کو سنوارا جا سکے۔

فکر آخرت

میاں محمد بخش کی تعلیمات میں آخرت کی طرف رہنمائی بہت اچھے انداز سے ملتی ہے آپ نے اپنی شاعری میں قرآنی تعلیمات کو ہی پیش کیا ہے اور شروع میں ہی لوگوں کو اس طرف مائل کیا ہے کہ سارا کچھ دنیا کی زندگی کو ہی نہ سمجھے بلکہ اسے غنیمت جانیں، اپنی اور اپنی آخرت کو سنوارنے کی کوشش کریں، کہیں ایسا نہ ہو آپ کا وقت اس دنیا سے ختم ہو جائے پھر قیامت کے دن کے معاملات خطرناک ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زندگی اور موت کو آزمائش بنایا ہے ارشاد خداوندی ہے کہ:

﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ [2]

(موت اور زندگی کو اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے اور کون برے)

میاں محمد بخش کی تعلیمات کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو سمجھانا اور اللہ کی رضا کا حصول ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے لوگوں کو جو دعوت اسلام دی نچلے طبقے کے لوگ زیادہ تعداد میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے قیامت، حشر و نشر، قبر وغیرہ کے متعلق آپ کے دروس واضح ہیں تاکہ لوگ آخرت کو

---

[1] ۔محمد بخش، میاں، **سیف الملوک**، ص947

[2] ۔الملک: 2

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

نہ بھولیں اور سمجھداری کا ثبوت دے کر اپنی دنیا کی زندگی گزاریں، بلندیاں انہیں کے مقدر ہوتی ہیں جو شریعت اسلامیہ پر عمل کریں دنیا کی زندگی کا سورج بہت جلد غروب ہو جائے گا اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے آپ نے فرمایاکہ :

پینگاں بہت بلارہے نیں   میاں ترت زمین تے جھڑیاں

کڑیاں فیر نہ مڑیاں پیکے ساہوریاں چھک کھڑیاں

موتی کد ملے مڑ سپاں ون پئے وچہ لڑیاں

ڈگیاں پھلیاں خاکوں رلیاں پھر رکھیں کد چڑھیاں [1]

آپ نے فرمایا کہ بلندی پر جانے والی آنکھیں ٹوٹ کر زمین پر آجاتی ہیں لیکن جن لڑکیوں کی شادیاں ہو چکی ہوتی ہیں وہ کبھی بھی دوبارہ میکے واپس نہیں آئیں گیآپ نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ فکر آخرت کرنی چاہیے۔ جو اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے وہ دوبارہ کبھی بھی واپس نہیں آتا، آخرت ہی دائمی حیات ہے دائمی حیات کو مد نظر رکھنا ہی اصل کامیابی ہے-قصہ سیف الملوک کے حوالے سے آپ نے عاصم بن صفوان کی وفات کے بعد جب اسے مٹی تلے دفن کر دیا جاتا ہے اس مقام پر بھی آپ نے دنیا کو عارضی فائدہ اور کچے گھر سے تشبیہ دی ہے اور آخرت کو پکا گھر قرار دیا ہے آپ نے فرمایاکہ:

ذکر شہادت کلمے پڑھدا خوشیاں نال مراداں

عاصم شاہ پکے گھر ٹریا چھڈ کچیاں بنیاداں [2]

عاصم شاہ خوشیوں کے ساتھ اور بڑی مرادوں بھرے ہوئے دل کے ساتھ کلمہ شہادت کا ورد کیا کرتا تھا، اس نے دنیا کی کچی بنیادوں کو خیر باد کہہ دیا ہے وہ اپنے پکے گھر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میاں محمد بخش کی تعلیمات میں آخرت، حشر، نشر اور قیامت کا ذکر ملتا ہے ان کے خیال میں انسان جب مادیت پرستی کا شکار ہوتا ہے تو آخرت کو بھول جاتا ہے اس لیے صرف آخرت کی ہی فکر کرنی چاہیے فکر آخرت سے دنیا کے معاملات بھی حل ہوتے ہیں-دوام صرف آخرت کو حاصل ہے جس کی فکر سے دنیاوی ترقی ہوتی ہے اور معاملات کبھی خراب نہیں ہوتے کیونکہ دنیا کے بہکاوے میں آنے والا انسان ہی تباہ وبرباد ہوتا ہے-

اس کے متعلق فرید عطا نے فرمایا:

اے پسر از آخرت مباش

---

[1] ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک**، ص42

[2] ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک** (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ) ص611

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

بامتاع ایں جہاں خوش دل مباش

ذر بلیلات جہاں صباد باش

گاہ نعمت شاکر جبار باش [1]

اس میں بھی بتایا گیا ہے دنیا کی عارضی زندگی کی وجہ سے اخروی زندگی سے غافل نہیں ہونا چاہیے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ تو اصل ہے آپ نے اپنے زمانے کے رسم ورواجوں کو مد نظر رکھتے ہوئے شاعری کے ذریعے عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت کی طرف لوگوں کو مائل کیا یعنی خالق حقیقی کی طرف جانے کا گر سکھایا۔آپ نے فقر کی تعلیم بھی دی ہے

ابو نصر سراج فقر کے متعلق لکھتے ہیں کہ :

"فقر آزمائشوں کا ایک سمندر ہے جن میں سے ہر آزمائش پر عزت ملتی ہے اور جس فقیر کے فکر میں ورع و تقویٰ شامل نہیں ہو تا وہ لاعلمی ہی میں حرام کھاتا جائے گا"[2]

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

وادی فقر فنادے اندر اگلی منزل آئی

فقر فنا اندر چپ بہتر گل نہ جاندی بائی

اس میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقر کی وادی کی اگلی منزل فقر و فنا کی آتی ہے یہ ایسی منزل ہے جہاں خاموشی ہی بہتر رہتی ہے کیوں کہ ایسے مقام پر کوئی بھی بات نہیں کی جاسکتی جہاں پہنچ کر انسان بہرا گونگا اور دیوانہ ہو جاتا ہے۔فقر اپنے اندر دنیا کی تمام چیزوں کو چھپا لیتا ہے جن میں پتھر، ریت اور درخت بھی شامل ہیں اسے دنیا کی کسی چیز کی محبت نہیں رہتی اس کا حال ظاہری نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔

تزکیہ نفس

دین اسلام چونکہ قیامت تک رہنے کے لیے آیا ہے اور اس کی تعلیمات بھی آفاقی تعلیمات ہیں صوفیاء کرام نے مسلمانوں کا تزکیہ نفس کیا اور انہیں روحانیت کی طرف توجہ دلائی۔صوفیاء کرام کے طبقے نے افراد معاشرہ کو روحانیت کی طرف متوجہ کر کے ان کی اصلاح کی۔انہوں نے خود بھی اپنا دامن مادیت سے بچایا اور نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا اور خود کو اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور جہنم کی آگ سے بچایا۔ان کی تعلیم یہی تھی کہ تزکیہ نفس اور باطن کی اصلاح کے ذریعے نفسیاتی اور روحانی بیماریوں اور آلائشوں کو دور کر کے اپنے دل کی دنیا کو روحانیت سے

---

[1] ۔ تھانوی، اشرف علی، مولانا، حکیم الامت، **دنیا اور آخرت** (لاہور: مکتبہ العربیہ 1985ء)ص 111

[2] . الطوسی، عبداللہبن نصر، سراج، مترجم: شاہ محمد چشتی، **کتاب اللمع فی التصوف**(لاہور: تصوف فاؤنڈیشن 8 200ء)ص 366

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

آباد کرنا۔[1]

یہی وجہ ہے کہ میاں محمد بخش نے مسلمانوں کو بتایا کہ اگر ان کا دل دنیاوی خواہشات سے پاک ہو گا تو ہی وہ حقیقی روحانی مقام حاصل کر سکیں گے انہیں خوف خدا کا احساس ہو گا وہ گناہوں سے بچیں گے آپ نے اپنے اشعار میں مسلمانوں کو تزکیہ نفس اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دی فرمایا کہ :

وچوں آتش باہروں خاکی دسدے حالوں خستے
جے ہک نعرہ کرن محمد ڈھین پہاڑ شکستوں
جے ہک آہ درد دی ہارن ہوندا ملک ویرانی
کوہ قافاں دے سبزے سڑدے ندئیں رہے نہ پانی
داوَونگ پھرن سب ملکیں ہر گز نظر نہ آون
چپ رہن کستوری وانگن فرخوشبو دھاون

راتیں زاری کر کر روون نینداکھیں دی دھوندے
فجرے اوگنہار کہاون ہر تھیں نیویں ہوندے [2]

آپ نے انسان کی اندرونی اور بیرونی حالت میں فرق بیان کیا ہے انسان دیکھنے میں کمزور لگتا ہے لیکن اس کے اندر نبی اکرم ◻ کے عشق کی چنگاری بھڑک رہی ہوتی ہے اور وہ مٹی کا پتلا دراصل سچا عاشق نبی اکرم ◻ کا نعرہ بلند کر رہا ہوتا ہے، جس سے پہاڑ بھی لرز جاتے ہیں اس شدت سے روحانیت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ پہاڑوں کو لرزانے اور ندیوں کو خشک کرنے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے ایسے ہی لوگ دنیا سے غائب رہتے ہیں ان کا باطن پاکیزہ ہوتا ہے اور خوشبوؤں میں بسا رہتا ہے جو روحانیت کی ترقی کی دلیل ہے-ایسے لوگ اللہ کی عبادت راتوں کو کرتے اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہتے ہیں اور فجر کے وقت اپنی عاجزی کا اظہار کرنے میں لگ جاتے ہیں۔یہی وہ نفس کا تزکیہ ہے جسے میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے پیش کیا کیونکہ محبت الٰہی اور اس کے رسول ﷺ ہی بقائے حیات ہیں آپ نے عشق حقیقی کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا پرچار کیا، شان رسالت ◻ کو اپنی تحریری سرگرمیوں کا اوڑھنا بچھونا بنایا اور تمام مخلوقات کے دلوں میں تزکیہ نفس کے ذریعے عظمت رسول ◻ کو آراستہ کرنے کی کوشش کی اور بتایا کہ دنیا اور آخرت کی کامیابی تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مضمر ہے۔اس سلسلے میں ڈاکٹر طاہر القادری نے مراحل آخرت میں لکھا ہے کہ:

---

[1] - یوسف، القرضاوی، ڈاکٹر، مترجم: سید اصغر، **فلاحی فتاویٰ** (لاہور: دارالنوادر 2005ء) ج1، ص 354-356

[2] محمد بخش، میاں، **سیف الملوک**، ص31

"امت مسلمہ کی ناکامی اور بدبختی و بربادی کی بڑی وجہ عشق رسول ﷺ کے اظہار کے جذبہ میں سستی ہے جب کہ امت کی بقائے حیات کے لیے یہ جذبہ لازمی امر ہے"[1]

تزکیہ نفس کو اس لیے بھی ضروری قرار دیا کہ اگر انسان نفسانی خواہشات پالتا ہے تو وہ بدنیت ہو جاتا ہے اور ہر گز سچا نہیں ہو سکتا ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایاکہ:

ے حرص مجازی شہوت بازی جس اندر وچ ہوندی
ہر اک صورت اجلی تک کے پئی طبیعت بھوندی
جس سر سر عشق دا او تھے شہوت مول نہ وسدی
جس دل حب سجن دی اس وچ حب نہیں ہر کس دی [2]

اگر انسان کے دل میں نفسانی خواہشات ہوں تو دنیا کی ہر چیز کو دیکھ کر اس کی نیت میں فتور آ جاتا ہے ایسا انسان ہر گز سچا نہیں ہو سکتا اور جس دل میں راز عشق پوشیدہ ہو وہاں نفسانی خواہشات کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں اور جس دل میں اپنے محبوب کی محبت ہوتی ہے ایسا دل کسی دوسرے کی محبت نہیں رکھ سکتا اس لیے نفسانی خواہشات کے پیچھے بھاگنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ آپ کا مقصد لوگوں میں روحانیت کو فروغ دینا اور تزکیہ نفس کے ذریعے افراد معاشرہ کی اصلاح کرنا تھا، انہوں نے روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لیے استاد کا ہونا بھی ضروری قرار دیا آپ نے فرمایا کہ :

ے استاد باجھوں ناہیں کسب آوے پھڑاں پیر استاد کمال کوئی
ہتھوں او س دیوں فقر لباس پہناں ہووے جھوٹ ناہیں میرا حال کوئی
دسے فقر دی رمز یا فن منتر جادو سحر سبب وصال کوئی
ہوروں ہور محمدا کر ملنا دسے یار دا حسن و جمال کوئی [3]

آپ نے استاد کے بارے میں ایسے نظریات کا اظہار کیا کہ اگر مرشد کامل اور استاد نہ ہو روحانیت کی منازل طے کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔جس فقیر کا باطن پاک ہو اور وہ اللہ کی طرف جھکا ہوا ہو وہی روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے کیونکہ ظاہری شہرت، جادو اور دنیا کے تمام ہتھکنڈے انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں لے کر جاتے جو مالک حقیقی ہے اس لیے رب عظیم کی رحمت کو تھامنا بہت ضروری ہے اور انسان کی تمام

---

1 ۔طاہر القادری، ڈاکٹر، **مراحل آخرت** (لاہور: ادارہ منہاج القرآن 2018ء) ص 212

2 ۔ محمد بخش، میاں، سعید العشق، **سیف الملوک بدائع الجمال** (لاہور: ہجویری بک سٹال س ن) ص 247، 248

3 ۔ چشتی ، محمد توصیف حیدر، **موضوعاتی کلام میاں محمد بخش** (فیصل آباد: کتب خانہ جھنگ بازار 2013ء) ص 150

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

منازل اور مرادیں یار حقیقی کا جمال و قرب اور دیدار ہے-انسان عاجزی کے ساتھ استاد یعنی مرشد کامل کا قرب حاصل کر کے ہی اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے-

مقصد زندگی

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ دنیا کو مومن کے لیے قید خانہ قرار دیتے تھے اور کافر کے لیے جنت آپ نے سسی پنوں کا جو قصہ بیان کیا ہے اس میں بھی مسلمانوں کو سمجھانے کے لیے کوئی نہ کوئی آیت یا حدیث کا حوالہ ضرور دیا ہے مثلاً آپ نے فرمایاکہ:

ہاریں اقرار نہ سئیے ہارن کم گواراں تے کوڑیاراں
لا پریت نہ نیت وٹائیں جاں کیچ لبھے سرداراں لئیں بہاراں

واوفوبالعھدان العھدکان مسئولا یارلیسے پر ساراں پرت مہاراں
واوفوبعھدی اوف بعھدکم پال دیس تکراراں توڑ سنگاراں[1]

ان اشعار میں میاں محمد بخش نے فرمایا ہے کہ ہار ماننا جھوٹے لوگوں کا کام ہے سسی سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ تم ہار نہ ماننا اور پیار کرنے کے بعد اپنی نیت کو ہر گز نہ بدلنا کیونکہ جب کیچڑ ہوتا ہے تب ہی بہاریں آتی ہیں۔ میاں محمد بخش نے یہاں پر وعدے کے بارے میں بات کی ہے کہ وعدہ ضرور پورا کیا کرو ورنہ اس کے بارے میں سوال ہونے والا ہے تم بھی وعدہ پورا کرو اور یہ سارے کا سارا بناؤ سنگار ترک کر دو، وعدہ پورا کرنا عبادات اور حقوق العباد میں شامل ہے- آپ کی شاعری میں ایمانیات کے بعد عبادات کا درجہ ہے- شریعت محمدیہ □ میں عبادات سے مراد ارکان اسلامیہ کو سنت رسول □ کے مطابق سرانجام دینا اور نیت میں خلوص رکھنا شامل ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے کہ:

﴿وما خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [2]

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں نفسا نفسی کے اس دور میں اللہ تعالیٰ ہی سے تعلق جوڑنے میں عافیت اور فلاح کا راز مضمر ہے ذہنی سکون بھی اسی سے ملتا ہے۔ میاں محمد بخش نے جو بھی کلام لکھنا شروع کیا اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف حمد لکھی اور مسلمانوں کو عبادت کی نصیحت کی اپنی شاعری میں بتایا کہ کائنات کی ہر چیز اللہ رب العزت کی عبادت کرتی ہے اور انسان کی زندگی کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اپنے رب کو راضی کرے آپ نے فرمایاکہ :

یادربے داصوادجنہاں نوں بن یادوں گھٹ کٹدے

---

[1] - محمد بخش، میاں،تحقیق و تالیف: ڈاکٹر میاں ظفر مقبول، **سسی پنوں وسہ حرفی**(لاہور:بزم مولا شاہ2012ء)ص60

[2] - الذاریات:56

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

جیبھوں رت سلونی لگدی پالذت وت چٹ دے [1]

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لذت محسوس کرتے ہیں ان کا وقت ذکر کے بغیر بہت کم گزرتا ہے انہیں اپنا خون بھی چٹپٹا لگتا ہے اور اسے مزے لے لے کر چاٹتے ہیں آپ نے مسلمانوں کو عبادت کی طرف مائل کرنے کے لیے اپنی شاعری میں ناصحانہ انداز اختیار کیا۔آپ نے بتایا کائنات کی ہر چیز اللہ رب العزت کا ذکر کرتی ہے، آپ نے درختوں کی چوٹیوں پر بیٹھے بھنوروں کو ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ روزہ داروں کی طرح زبان سے ذکر میں مشغول تھے آپ نے ہر جاندار کو ذکر میں مشغول بتایا شاعری میں ایمانیات اور عبادات سے لے کر انسانی اعمال وافعال کی بھی نشاندہی کی۔

اخلاقی اقدار

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے اخلاقیات کو معاشرے کے لیے ایک متحرک شے قرار دیا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق دین اور دنیا کو دو الگ خانوں میں تقسیم نہیں کیا، معاشرے میں انفرادی شعور کے ساتھ ساتھ اجتماعی اخلاقی شعور بھی ہونا چاہیے، روحانیت میں اخلاقی مسائل کا حل پوشیدہ ہے۔ آپ نے اجتماعی بھلائی کی طرف توجہ دلوائی، زکوٰۃ کے متعلق فرمایا اس سے دولت گردش میں رہتی ہے۔رزق حلال کو ترجیح دی اور خرچ کرنے میں بھی اعتدال اور میانہ روی کو پسندیدہ قرار دیا کیونکہ مال و دولت کے پیچھے بھاگنے سے انسان کی روحانیت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ فضول خرچی کو اخلاقی بیماری قرار دیا، دشمن سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی اور اس سلسلے میں حضور □ کی زندگی سے مثالیں دیں کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے دشمنوں کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا تھا کسی انسان کا مذاق اڑانے کی ممانعت کر دی ، دشمن کو بھی تکلیف میں دیکھ کر خوش نہیں بلکہ پریشان ہونا چاہیے اور اس کی مدد بھی کرنی چاہیے، نفرت، تکبر، انسانی ذلت، گھٹیا سوچ ان سب کو ناپسندیدہ قرار دیا اگر دشمن پر اس وقت برا وقت ہے تو کل آپ پر بھی آسکتا ہے اس عالمگیر سچائی کے متعلق یوں اظہار کیا کہ:

دشمن مرے تے خوشی نہ کرئیے سجناں وی مر جانا
ڈیگر تے دن گیا محمد اوڑک نوں ڈب جانا [2]

دشمن کی موت کی صورت میں اس کی خوشی منانے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اگر آج تم کسی کی موت پر خوش ہو گے تو کل تمہاری موت پر بھی لوگ خوش ہوں گے یعنی کسی کی مصیبت پر خوشی نہیں منانا چاہیے۔ جھوٹ ایک سماجی اور اخلاقی برائی ہے اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور سچائی کو مسلمانوں اور مومنوں کی صفت قرار دیا ہے۔ جھوٹا انسان اپنی زندگی میں ناکامیوں کا سامنا کرتا ہے اور سچائی انسان کو کامیابی کی طرف لے

[1] ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک**، مترجم: میاں ظفر مقبول، ص922

[2] ۔ اختر جعفری، سید، ڈاکٹر، **حضرت میاں محمد بخش احوال و آثار**، ص122

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

جاتی ہے۔حضور ﷺ کی زندگی گواہ ہے اسلام سے پہلے بھی کفار مکہ حضور ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

کوڑے بندے رب نہ بھاون یمن زبان نہ رہندا

گل اونہاندی کوئی نہ منے سبھ جگ جھوٹا کہندا

بے اعتبار خوار جگت تے کوڑا لاون والا

کیہ لاچار کراں میں تیری جھوٹھ خوشامد لالہ [1]

جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ شخص ہے انسان کی زندگی اور اس کی زبان سے برکت ختم کرنے والا ہے، کوئی شخص جھوٹے کی بات ہرگز نہیں مانتا نہ اس کا کوئی مقام ہوتا ہے نہ عزت وہ ذلیل ورسوا ہوتا رہتا ہے۔اے میرے بڑے بھائی تیری خوشامد بھلا کیا میں مجبور اور لاچار کروں گی جھوٹ کی آپ نے شدید مذمت کی اور آپ ایسی سچائی کو بھی سچائی قرار نہیں دیتے جو دوسروں کے ساتھ تعلقات کو خراب کرنے کا سبب بنے، سچائی انسان کی عزت بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دوسرے کے ساتھ درگزر کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، دوسروں کی مدد کرنے اور ان میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں اور معاشرتی سطح پر رنگ ونسل، ذات پات میں کوئی فرق نہیں، ذات پات اور طبقات میں تقسیم انسان کے درمیان نفرت کا سبب بنتی ہے، کسی کو حقیر اور کمتر نہ سمجھا جائے اور نہ ہی کسی کی دل آزاری کی جائے آپ نے فرمایا کہ:

کون کہے ناجنس اینھانوں اکے ماپیو جائے

اکو ذات اینھاں دی توڑوں اگوں رنگ وٹائے

اک کالے اک سبز کبوتر اک چٹے بن آئے

چٹے کالے ملن محمد نہ بن بھن پرائے [2]

ایک والدین کے پیدا کیے ہوئے آگے جا کر رنگ بدل لیتے ہیں انہیں کوئی ناجنس نہیں کہہ سکتا وہ رنگ بدل کر کالے، سبز، سفید کبوتر بن کر آگئے اے محمد سفید اور سیاہ جب آپس میں ملتے ہیں تو ایک ہی ہو جاتے ہیں انہیں کوئی غیر نہیں کہتا۔قرآن بھی فرماتا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا گیا ہے بہترین انسان تقویٰ والا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے ذریعے تمام مخلوق کا رشتہ جوڑا لوگ اپنے اپنے طریقوں سے الگ ہو گئے اب ہمیں انسانی معاشی اور سماجی مساوات پر عمل کرنا ہو گا۔اسلام توکل کی تعلیم دیتا ہے، اسی طرح میاں محمد بخش نے بھی توکل کی تعلیم دی ہے لیکن توکل

---

[1] ۔ محمد بخش، میاں، مرتب: غلام رسول سعید ، **سیف الملوک** (نظیر سنز اینڈ پبلشرز 2012ء)ص287

[2] ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک**، ص387

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ظاہری اسباب کو چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ محنت و مشقت اور مسلسل کوشش کرنے اور پھر اپنے معاملات کو اللہ کے حوالے کرنے کا نام ہے ایسا مومن جس کا آج کل سے بہتر نہ ہو اس کو میاں محمد بخش گھاٹے میں سمجھتے ہیں۔

مرد اہمت نہ ہارے مولے مت کوئی کہے نمردا

ہمت نال لگے جس لوڑے پائے باہجھ نہ مردا [1]

آپ نے مسلمانوں کو توکل، ہمت اور استقامت کا درس دیا ہے اور ہمت ہارنے والے شخص کو مردہ قرار دیا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں انفرادی اور اجتماعی شعور کو بیدار کرنے کے لیے قصہ سیف الملوک، قصہ سوہنی مہینوال، سسی پنوں اور رومانوی داستانیں لکھی ہیں لیکن ان میں روحانیت تصوف اور

اخلاقی و سماجی مسائل کا حل بھی پوشیدہ ہے۔

دولت کی غیر منصفانہ تقسیم

میاں محمد بخش نے دولت کی مساوی تقسیم کی تلقین کی ہے اور غیر منصفانہ تقسیم کی مخالفت کی ہے آپ نے فرمایاکہ :

سورج دی اشنائیوں کیہ کجھ لدھا نیلو فرنوں

اوئے روئے موئے چکور محمد سار نہ یار قمرنوں [2]

آپ نے ایک آفاقی پیغام کے ذریعے سمجھایا ہے کہ اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرو گے اس کے حرام کردہ ذرائع سے بچو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں حلال طریقے سے رزق دیں گے-انسان حرام طریقے سے دنیا کے پیچھے پڑا رہے جو بے وفا اور مردار ہے۔حمید اللہ ہاشمی نے لکھا ہے کہ:

" سورج کی آشنائی اور رفاقت نیلوفر کے پھول کے لیے بے وفا ہے ان کو علم نہیں کہ کنول کا پھول اس سے کتنی محبت کرتا ہے اور اس کو کوئی بھی اس کی محبت کی فکر نہیں" [3]

ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم حلال و حرام کو سمجھیں اللہ تعالیٰ نے معیشت کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو قرآن حکیم اور

نبی اکرم ﷺ نے حدیث نبوی میں یہ یقین دلایا ہے اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمانبردار بن کے اپنی زندگی گزارو گے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے خود اللہ رب العزت سے سلام کریں گے۔

[1] ۔ محمد بخش، میاں، **سیف الملوک تے بادشاہی بحتر** (لاہور: فرید بکسٹال س ن) ص 412

[2] فقیر محمد، فقیر، **سیف الملوک** (لاہور: مکتبہ الفیصل 1961ء)ص 41

[3] ہاشمی، حمید اللہ، پروفیسر، **میاں محمد بخش** (لاہور: مکتبہ جدید پریس 2013ء)ص 121

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

عاجزی وانکساری معراج انسانیت

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ غرور و تکبر کو ناپسند کرتے ہیں آپ ایک عاجز اور متواضع انسان تھے، درویشانہ زندگی گزار رہے تھے آپ نے اپنی کتاب سیف الملوک میں عاجزی کو انسان کا بہترین ہنر قرار دیا ہے۔خلوص و محبت اور عاجزی سے ہی انسان کی شان ہے، میاں صاحب نے مومن کی پناہ گاہ عاجزی کو قرار دیا ہے اور خود کو تر دھن انسان کہا ہے آپ نے فرمایاکہ :

میں پاپی شرمندہ جھوٹا بھریا نال گناہاں
ہکو آس تساڈے در دی نہ کوئی ہور پناہاں
میں انھا تے تلکن رستہ کیونکہ رہے سنبھالا
دھکے دیون والے بہتے توں ہتھ پکڑن والا [1]

اے اللہ میں گناہوں سے بھرا ہوا ہوں اور آپ کا بہت بڑا مجرم ہوں جھوٹا ہوں لیکن پھر بھی آپ کے در کی مجھے امید ہے مجھے آپ کے علاوہ کہیں پناہ کی امید نہیں مجھے نظر بھی نہیں آتا اندھا ہوں سارا راستہ پھسلن ہی پھسلن ہے میرے لیے خود کو سنبھالنا بہت مشکل کام ہے کیونکہ مجھے کوئی پکڑنے والا نظر نہیں آتا اور دھکے دینے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے کوئی مجھے سہارا نہیں دیتا آپ نے ساری دنیا کو اپنے سے بہتر سمجھا کسی کو حقیر نہیں سمجھا اور یہی تعلیم اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو دی آپ نے فرمایاکہ:

میرے نالوں ہر کوئی بہتر میں ہی ہیچ ایاناں
تھوڑا بہتا شعر و سخن دا گھاٹا وادھا جاناں [2]

ہر انسان مجھ سے اچھا ہے میں سب سے نیچے ہوں اور بہت زیادہ برائیاں ہیں مجھ میں بس اتنا ضرور ہے کہ میں شعر و سخن کے تھوڑے بہت گھاٹے وادھے کی خبر رکھتا ہوں۔اپنی شاعری کے ذریعے صبر ورضا اور قناعت کی شان بھی بیان کی وہ دنیا کی بہترین دولت صبر اور قناعت کو کہا کرتے تھے۔

انسان کامل

میاں محمد بخش نے توحید، رسالت، ایمانیات اور اخلاقیات پر عمل کرنے والے انسان کو انسان کامل کا نام دیا ہے، اگر توحید کے میدان میں وہ قدم رکھتا ہے تو اسے نظر آتا ہے کائنات کا اتنا بڑا نظام کے تارے اپنے اپنے مدار میں گھوم رہے ہیں ، سورج اپنے وقت پہ، چاند اپنے وقت پہ، دن رات کا عدل بدل یہ سب اللہ ہی کی کاری گری کی نشانی ہے۔ اللہ ایک ہونے کی گواہی دے رہی ہیں اس نظام کو چلانے والی ایک ہستی موجود ہے۔ آپ نے فرمایاکہ :

---

[1] ۔ محمد بخش، میاں،تحقیق و تدوین:چوہدری محمد اسماعیل،سفر العشق سیف الملوک(لاہور:مکتبہ جمال2013ء)ص210

[2] ۔ ایضاً ،ص83

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ایوین کیویں مول نہ جانوں نت دا پھیر اسمانی

چڑھدے تارے تے مڑ ہندے دائم سر گردانی [1]

زمین وآسمان کی گردش کچھ معمولی نہیں ہمیشہ جاری وساری ہے، گردش کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی منزلیں مقرر کی ہوئی ہیں، کبھی یہ مغرب کی طرف جارہے ہیں ، کبھی مشرق کی طرف جارہے ہیں یہ سارے کا سارا نظام بڑی خوبی سے کائنات کا چل رہاہے-میاں محمد بخش کے اشعار سورۃ اخلاص کی عملی تصویر ہیں-اللہرب العزت کو اپنی تمام مخلوقات کا علم ہے اس کی مرضی ہے جس کو مرضی دکھ دے کر سکھی کو سمجھادے اور جس کو مرضی سکھ دے کر مصائب اور مشکلات میں ڈال دے ہر چیز پر قادر ہے۔

مخلوقات کے رزق کی ذمہ داری

تمام مخلوقات کے رزق کی ذمہ داری اللہ نے خود لی ہے، وہ پتھر میں کیڑے کو بھی روزی فراہم کرتا ہے-ارشادربانی ہے کہ:

﴿وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾2

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایاہے کہ:

ہک ہک وچ نگاہ اوسے دی روزی نت پچاندا

ہر ہر دی اس قسمت لکھی لکھیا پاس نہ جاندا

جون ہزار اٹھارہ تائیں دے کے رزق سنبھالے

کیا بیکار اسمتر شہدے کیا کمایاں والے 3

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہے اور جس طرح اس کو مناسب لگے سب کو روزی پہنچاتا ہے اسی لیے انسان کی قسمت کو لکھا اور اسی کے مطابق روزی دیتاہے اٹھارہ ہزار مخلوقات کے رزق کی ذمہ داری اللہ نے لی ہے میرے جیسے غریب اور نکمے اور امراء جو بڑی آمدنی والے لوگ ہیں ان کو بھی اللہ ہی رزق دیتاہے وہ بہترین رازق ہے، رحیمی اور کریمی اسی کی صفات ہیں۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں ان کے فکر اسلامی کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے۔ اپنی تصانیف میں بداخلاقیوں، برائیوں، بری رسم و رواجوں کو ختم کرنے کے لیے اور ایک بہترین معاشرے کو تشکیل دینے کے لیے ان تمام چیزوں کا تذکرہ کیا جن سے معاشرے میں سماجی، اخلاقی و روحانی شعور بیدار ہوا-محبت، عاجزی و سچائی جیسی اخلاقیات کو فروغ ملا -ظاہر اور باطن دونوں کی طرف توجہ دے کر اپنے دیے کی روشنی پوری دنیا میں پھیلائی، اس مقصد کے لیے عوامی زبان کو استعمال کیا-

انگریزسے متاثر طبقہ اسلام کی طرف مائل ہوا، کمزور طبقات اور معاشرے کی بیگانگی ختم ہوئی، طاقت کے ڈھانچوں پر آپ کی تنقید نے بہت اثر

[1] - محمد بخش، میاں، مترجم: میاں ظفر مقبول، **سیف الملوک** (لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز س ن) ص 746

2- العنکبوت:60

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ڈالا اپنی شاعری میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق رہنمائی کی آپ کا کلام زندہ دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ حمید اللہ ہاشمی لکھتے ہیں کہ:

"ان کے کلام میں غیر معمولی تاثر اور سوز و گداز پایا جاتا ہے"[1]

آپ نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ انسان کے ظاہر و باطن کا مہذب و فعال ہونا ضروری ہے۔ آپ نے قرآن پر عمل کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا پرچار کیا۔ رواداری کو فروغ دے کر بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی، پنجابی زبان و ثقافت کو پرموٹ کیا، آپ کی شاعری مقامی زبان میں ہونے کی وجہ سے لوگوں کو سمجھنے میں آسانی ہوئی، وہ ذوق و شوق سے سنتے اور پڑھتے تھے۔ عوام کے دلوں اور دماغوں پر روحانیت کی محبت پیدا ہوئی، عوامی فلاح و بہبود کی روح پھونکی گئی، سماجی ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز اٹھائی تاکہ انصاف کا بول بالا ہو سکے جس سے مسلمانوں پر دوررس اثرات پڑے۔ آپ نے فرمایا کہ:

بادشاہاں نوں پچھ ہوئے گی مظلوماں دے حالوں
کہہ سی رب وڈیایا تینوں دے عزت اقبالوں
توں ڈھاڈا اے بسے کیتے تیرا شان ودھایا
کیوں تدھ عدل و انصاف نہ کیتا باطل حق رلایا

لوگوں کو عدل و انصاف کی طرف مائل کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دوسرے کا حق نہ کھاؤ نہ ہی ایک دوسرے پر ظلم و ستم کرو، حقوق العباد کا خاص طور پر خیال رکھو، آپ نے اپنی معروف کتاب سیف الملوک کے عشق کو بھی علامتی انداز میں روحانی کمالات، مجازات اور معرفت کی منزلوں سے جوڑا ہے، اس میں بیان کردہ مسائل کے حل کے لیے روحانی فکر پیش کی ، اسی طرح اپنی دوسری کتاب ہدایت المسلمین میں اور مختلف مسالک کے درمیان اختلافات کو حل کرنے کی کوشش کی پنج گنج نامی کتاب میں حمد، مناجات، نصائح ، ایمان کی سلامتی، فناء و بقاء کے مسائل وغیرہ بیان کیے، انہوں نے شاعرانہ انداز میں لکھا کہ اس کے پڑھنے والوں کو فائدہ ہو گا آپ نے فرمایا کہ:

ہوسی فیض محمد اپڑھن والے جے تاں سائیاں دے من بھائیاں نی[2]

میاں محمد بخش کا کہنا ہے کہ یہ جو رباعیاں انہوں نے لکھی ہوئی ہیں اے محمد پڑھنے والوں کو ان سے ایک نہ ایک دن ضرور فیض حاصل ہو گا اگر یہ مالک کو اچھی لگی تو اپنی کتاب تذکرہ مقیمی میں انہوں نے سلسلہ قادریہ کے بزرگوں کے

حالات و واقعات کو بیان کیا ہے تاکہ ان کی اسلامی فکر کو بھی اجاگر کیا جا سکے۔ آپ کے فارسی کلام کو کسی نے مرتب نہیں کیا۔ مرزا صاحباں کا قصہ سسی پنوں، شیخ صنعان، شاہ منصور کی داستان وغیرہ۔

---

[1] ۔ ہاشمی، حمید اللہ، **میاں محمد بخش شخصیت اور فن** (ایچ 8/I اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان 2007ء) ص 9

[2] ۔ محمد بخش، میاں، **پنج گنج** (مطبوعہ گجرات: س ن) ص 18

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

شاہ منصور کی داستان تو حقیقی عشق کے راستے میں آنے والی تمام رکاوٹوں کی عکاسی کرتی ہے جس سے انسان اپنی ذات کو فنا کر کے دنیا کی خواہشات بہتر کر دیتا ہے اس پر بہت سی آزمائشیں آتی ہیں جو اسے اللہ رب العزت کے قریب کر دیتی ہیں، اس قصے کو بھی روحانی طور پر پیش کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ:

شاہ دی راہ وچ عشق   رب دی رضا دا فخر [1]

میاں محمد بخش نے واضح کیا ہے کہ اللہ کی رضا اس کے راستے میں ہی ہے اگر ذکر کو اہمیت دی جائے تو یہی فقر ہے۔ مسلمانوں کو پنجابی شاعری میں تعلیم دی اور

اردگرد کے ماحول اور حالات و واقعات کے متعلق جامع انداز میں سمجھایا، حکمرانوں پر بھی تنقید کی، آپ نے صرف روحانیت ہی نہیں اجتماعیت اور اخلاقیات پر بھی لکھا ہے۔

„روحانیت اور عشق الٰہی کے ساتھ ساتھ اجتماعیت اور اخلاقیت میں بھی ان کا پیغام موجود ہے۔1

میاں محمد بخش نے امت مسلمہ پر آنے والے مصائب کا تذکرہ کیا اور اس کی سب سے بڑی وجہ رسول اللہ ﷺ سے عشق کے جذبے میں کمی اور سستی کو قرار دیا ہے۔

نمود و نمائش سے بچاؤ

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور معرفت حق کی طرف مائل کیا اور نمود و نمائش سے بچنے کی تلقین کی، کیونکہ نمود و نمائش والے اعمال ریاکاری میں شمار ہوتے ہیں جو ضائع ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپانے کی بھی تلقین کی ہے انہوں نے بہترین انداز میں خود کو بھی سمجھایا ہے کہ:

چھبی مار لیاون موتی وحدت دے ریاؤں
کھریاں گلاں، کھریاں چالاں دامن پاک دریاؤں
پردہ پوشی کم فقر دا کرسن اللہ بھاوے
سدا امید محمد بخشا زور دے وچ پاوے 2 [2]

[1] ۔ محمد بخش، میاں، **نیرنگ شاہ منصور** (گجرات: مکتبہ حقانیہ س ن) ص78

[2] Usman Anwar and saima Parveen ,**vernacular resistance in Mian Muhammad Baksh 1830-- 1907 as a saful malook language Authority and social criticism(** Pakistan: Journal of humanetis and social sciences 8 March 2025)PJHSS vol 13 No 1 ,P 209-2017

2-جعفری، ضمیر، **من میلا میاں محمد بخش کے کلام کا اردو ترجمہ** (اسلام آباد: لوک ورثے کا قومی ادارہ 1980ء) ص 54

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

انہوں نے وحدت کے سمندروں سے معرفت اور ایمان کے موتی نکالنے کے ساتھ ساتھ معرفت حق اور سچائی پر مبنی باتیں کی ہیں اگرچہ یہ کسی کو بری لگتی ہوں پھر بھی وہ دوسرے کے عیبوں کا ذکر نہیں کرتے ان کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ان کا کردار انتہائی پاکیزہ ہے خود کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے محمد بخش اگر تم حق کی طرف محنت کروگے تو ہی بلند مقام حاصل کر سکوگے۔ اگر ہم اسلامی فکر کے تناظر میں دیکھیں تو میاں محمد بخش نے مسلمانوں کی اخلاقی مدد بھی کی اور علم حق کو بلند کیا تھا۔آپ نے کسی تحریک کے حق اور اس کے

خلاف کچھ نہیں لکھا صرف مسلمانوں میں بیداری کی روح پیدا کی۔پاکستان اگرچہ آپ کی وفات کے تقریباً چالیس سال بعد بنا تھا لیکن اس کی بنیادیں اسی وقت رکھ دی گئی تھیں جب مسلمان بیدار ہو چکے تھے ۔ آپ کا کلام بہت زیادہ فصیح و بلیغ ہے، منظوم طریقوں سے آپ نے اپنے تجربات اور مشاہدات کو بیان کیا ہے۔معرفت اور تصوف کے موتیوں کو خوب خوشبوئیں لگا کر پھیلایا ہے۔بہترین انداز میں کائنات کا فانی ہونا سمجھایا اور بتایا کہ بقاء صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذات کو ہی ہے عشق کی اہمیت کو واضح کیا اور اس کے راستے میں آنسے والی رکاوٹوں کے متعلق اظہار کیا کس طرح یہ مشکل کام ہے اور ہر انسان اس کام کو نہیں کر سکتا، معاشرے کی انفرادی ہی نہیں اجتماعی اصلاح کی طرف توجہ دی، لوگوں کو اپنی خانقاہ کی طرف متوجہ کیا کرتے تھے اور پھر انہیں دعوت اسلام دیتے تاکہ وہ معاشرے کے بہترین رکن بن سکیں میاں محمد بخش کے بے شمار مرید تھے جنہوں نے خانقاہ سے نکل کر روحانیت کی تبلیغ کی اور خدمت خلق کے جذبے کے تحت کام کیا۔ آپ کی شاعری سے بہت زیادہ شعراء متاثر ہوئے آپ نے صوفیانہ ادب کا ارتقاء کیا آپ نے چونکہ کشمیر میں آنکھ کھولی تھی۔اس کا پوٹھوہاری علاقہ جہاں عوامی جھگڑے، طبقاتی تقسیم، نفرت اور تعصب پایا جاتا تھا انہیں پیغام امن سنایا اور روحانی فضا قائم کر دی انہوں نے معاشرے میں جو غلط رسم ورواج سرایت کر چکے تھے انہیں ختم کرنے کی کوشش کی ۔ لوگ خود کو فضول

رسم ورواجوں سے بچانے لگے اور سادگی کی طرف مائل ہونے لگے۔ آپ کے فیوض وبرکات سے فیض یاب ہوئے روحانیت کو حاصل کیا اور فلاح پائی۔آپ کی شاعری کی زبان پنجابی تھی ۔آپ نے اپنے زمانے میں ہونے والے ظلم کے خلاف بھی آواز اٹھائی تھی۔آپ کی کتاب قصہ سوہنی مہینوال شاعرانہ فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے، اس میں آپ نے دینی مسائل پر روشنی ڈالی ہے آپ نے فرمایاکہ :

سچو سچ سناو ساں جو گل ورتی سی ؎

جیوں کر اگے شاعراں مختصر دسی

کول گواہاں ہندیاں کیوں کر کوڑ رسی

کوڑی گل محمد انہ وچ چت وسی [1]

[1] - محمد بخش، میاں، **سوہنی مہینوال** (جہلم: ملک غلام نور اینڈ سنز 1964ء) ص16

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

سیف الملوک کی کتاب میں انہوں نے پوری کی پوری کائنات کو سمو دیا ہے۔ مسلمانوں کو جدوجہد اور ہمت کرنے کا درس دے کر سمجھایا ہے اپنے حق کے لیے

آواز اٹھانی چاہیے اور ہمت پیدا کرنی چاہیے یہی زندگی ہے مشکلات بھی انسانی زندگی میں آتی ہیں ان کا ضرور ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے، انسانیت کا درس دیا۔

اخلاق کو سنوارا، تصوف و عرفان اور سلوک و معرفت کے رموز بھی بیان کیے، یہ ایک عہد آفریں کتاب ہے۔ عقائد، اخلاق، اعمال زندگی کی بے ثباتی اور آخرت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ طبقاتی تفاوت، خاندانی غرور، حسب نسب، ذات پات، رنگ و نسل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نوجوان نسل کو روحانی اور نفسیاتی آزادی دینے کا تذکرہ کیا ہے۔ دنیا اور اس کی دولت سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ عورت کو خوبصورت انداز میں فہم و فراست والی بتایا گیا ہے۔ حسن بھی ایک معاشرتی آزمائش کہا گیا ہے۔ نفسیاتی اور روحانی جبر قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھایا ہے عشق حقیقی اور عشق مجازی کے متعلق شعر و شاعری کی۔ میاں محمد بخش نے بتایا ہے کہ کس طرح عشق حقیقی اور دنیاوی محبت انسان کو اللہ رب العزت کے قریب کر دیتی ہے اور کس طرح یہ ختم ہوتی ہے، اس کتاب کے ذریعے آپ کے معاشرے میں رہنے والے لوگوں کو آپ کی تعلیمات کا علم ہوا، صوفیانہ فلسفے کے ذریعے شاعری کو ایک نئی زندگی ملی، آپ کی اسلامی فکر نے بہترین معاشرے کی تشکیل میں بھی مدد فراہم کی۔

مصادر و مراجع

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

- القرآن
- اختر جعفری،سید،ڈاکٹر، **حضرت میاں محمد بخش احوال وآثار**
- اقبال، محمد زاہد، **سیف الملوک**(لاہور:مکتبہ الفیصل س ن
- بخاری، محمد بن اسماعیل، **امام صحیح البخاری**، کتاب الرقاق، باب التواضع، (بیروت:دارالعلوم الفکر1981ء)ج 3
- بیگ، محمد اسلم،ڈاکٹر، **فکر میاں محمد بخش**(لاہور:الفیصل ناشران س ن
- تھانوی، اشرف علی، مولانا، حکیم الامت، **دنیااور آخرت**(لاہور:مکتبہ العربیہ 1985ء)
- جعفری، ضمیر، **من میلا میاں محمد بخش کے کلام کا اردو ترجمہ** (اسلام آباد لوک ورثے کا قومی ادارہ1980ء)
- حمید اللہ، ہاشمی، **میاں محمد بخش شخصیت اور فن** (ایچ8/1اسلام آباد:اکادمی ادبیات پاکستان2007ء)
- **سراج الاخبار** (جہلم: 29 جنوری1907ء)
- صابری، مشکور، مضمون: **میاں محمد بخش تے حیاتی بارے اک جھات** رسالہ وارث شاہ(ملتان: 1977ء)
- طاہر القادری،ڈاکٹر، **مراحل آخرت** (لاہور:ادارہ منہاج القرآن س ن
- الطوسی، عبداللہ بن نصر، سراج، مترجم: شاہ محمد چشتی، **کتاب اللمع فی التصوف**(لاہور: تصوف فاؤنڈیشن 200 8ء)
- عصمت اللہ، زاہد، ڈاکٹر، **ادب سمندر**(لاہور:اے ون پبلشر1989ء)
- فقیر محمد، فقیر، **سیف الملوک** (لاہور:مکتبہ الفیصل 1961ء)
- قادری، محبوب علی فقیر، **سوانح میاں محمد بخش، ضمیمہ سیف الملوک**
- (لاہور:ادارہ فروغ ادب س ن
- قائم الدین، منشی، تقریر، **ہدایت المسلمین امت** (لاہور:س ن)
- قشیری، مسلم بن حجاج، **الصحیح المسلم**، کتاب الایمان، باب وجوب محبت الرسول(بیروت لبنان : دارالاحیاء التراث العربی)
- کرپالوی، طالب حسین، مولانا، **فلسفہ توحید**(لاہور:جعفریہ دارالتبلیغ 1990ء)
- محمد، بخش، میاں، **سفر العشق سیف الملوک** تدوین: چوہدری محمد اسماعیل چچی، (لاہور:مکتبہ جمال 2013ء)
- محمد، بخش، میاں، **سعید العشق، سیف الملوک بدائع الجمال**(لاہور:ہجویری بک سٹال س ن)
- محمد بخش، میاں، **سیف الملوک** مترجم: میاں ظفر مقبول(لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز س ن)
- محمد دین، کلیم، **تذکرہ مشائخ قادریہ**(لاہور:مکتبہ نبویہ اگست 1975ء)

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

- محمد اقبال،ڈاکٹر،**میاں محمد بخش حیات فکر اور شاعری**(مظفر آباد: مطبوعہ یونیورسٹی آف آزاد جموں وکشمیر2015ء)
- محمد بخش، میاں، تالیف:ڈاکٹر ظفر، مقبول میاں **سسی پنوں وسہ حرفی** (لاہور: بزم مولا شاہ2012ء)
- محمد بخش، میاں، **سوہنی مہینوال**(جہلم: ملک غلام نور اینڈ سنز1964ء)
- محمد بخش، میاں، **نیرنگ شاہ منصور**(گجرات: مکتبہ حقانیہ س ن)
- محمد بخش، میاں، **سیف الملوک** (نظیر سنز اینڈ پبلشرز مرتب غلام رسول سعید2012ء)
- چشتی ، محمد توصیف حیدر ،**موضوعاتی کلام میاں محمد بخش**(فیصل آباد: کتب خانہ جھنگ بازار2013ء)
- مسیح اللہ ، **شریعت وتصوف**(لاہور: ادارہ تالیفات وشمس2004ء)
- ہاشمی، حمید اللہ، پروفیسر، **میاں محمد بخش**(لاہور: مکتبہ جدید پریس2013ء)
- یوسف، القرضاوی،ڈاکٹر، مترجم: سید اصغر، **فلاحی فتاویٰ**(لاہور: دارالنوادر2005ء)ج1

- David Gill Martin , e**mpire and Islam Punjab and the making of Pakistan** (University Of California pressء 1988)
- Usman Anwar and Saima Parveen v**arnecular resistance in Mian Muhammad bakhsh** –1907